جلد ۲۸ | مورخہ ۲۷ ذوالقعدہ ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۷ جنوری ۱۹۴۰ء | نمبر ۵

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک اشتہار کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عین وقت پر آئے

جماعت احمدیہ کے جلسۂ خلافت جوبلی کے ایام میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے ایک چھوٹا سا اشتہار بعنوان "مسیح موعود کے آنے کا وقت ابھی نہیں آیا" تقسیم کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت ازالۂ اوہام سے پیش کر کے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ آپ نے مسیح موعود کے آنے کا جو زمانہ قرار دیا ہے وہ ابھی نہیں آیا۔ اور جب وہ زمانہ نہیں آیا۔ تو "پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب مسیح موعود تھے"

معلوم نہیں۔ مولوی صاحب نے یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کیونکر جرأت کی۔ جبکہ ایک معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور اس دعوے کے متعلق اتنے پختہ اور اس قدر مضبوط دلائل پیش فرمائے ہیں۔ کہ لاکھوں انسان جن میں دینی اور دنیوی لحاظ سے بڑے بڑے اعلیٰ پایہ کے افراد پائے جاتے ہیں۔ آپ کی غلامی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے۔ اور اس پر نازاں ہیں اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا۔ اور تکلیف اٹھانا سعادت یقین کرتے ہیں۔ تو یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی کسی تحریر کا یہ مفہوم ہو۔ کہ "ابھی مسیح موعود کے آنے کا وقت ہی نہیں آیا"

دراصل مولوی صاحب اس تاک میں رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کر کے کچھ کمانے کا جو موقعہ بھی انہیں مل سکے اسے ہاتھ سے نہ دیں۔ اور بالفاظ اخبار "سیاست" ۱۳ دسمبر ۱۹۲۸ء "ایک آنے کی چیز کے تین آنے دام" وصول کر لیں۔ اس وجہ سے انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ جو کچھ وہ پیش کرتے ہیں۔ اس میں معقولیت کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہے یا نہیں اور حصول زر کی حد سے بڑھی ہوئی خواہش ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہے۔ مذکورہ بالا اشتہار بھی اسی سلسلہ میں انہوں نے شائع کیا ہے۔ جس کی قیمت بالشت بھر ہونے کے باوجود ایک پیسہ رکھی گئی ہے مولوی صاحب کے نزدیک دو اس اشتہار کا مضمون اچھوتا اور فیصلہ کن ہے" لیکن درحقیقت مولوی صاحب کی عقل و سمجھ پر ماتم کر رہا ہے۔ انہوں نے اپنے ادعا کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو عبارت پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے:۔

"منجملہ ان علامات کے جو اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں پائی جاتی ہیں۔ وہ خدمات خاصہ ہیں۔ جو اس عاجز کو مسیح ابن مریم کی خدمات کے رنگ پر سپرد کی گئی ہیں۔ کیونکہ مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا۔ جبکہ توریت کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا۔ اور وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا۔ کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا۔ کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا۔ اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت سے اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں تو زمانہ تھا۔"

ان سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مسیح موعود ہونے کے ثبوت میں جو دلیل پیش فرمائی۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم اس وقت یہودیوں میں آئے تھے۔ جبکہ توریت کا مغز اور بطن ان کے دلوں پر سے اٹھا لیا گیا تھا۔ یہی حالت جب مسلمانوں کی ہو گئی۔ تو خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج دیا۔ اور ضمناً یہ بھی تحریر فرما دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے لے کر آپ کی بعثت تک کا زمانہ اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اصل دلیل کے خلاف تو ایک لفظ بھی نہ لکھا۔ اور ضمنی بات سے یہ استدلال کرنا اپنا بڑا کارنامہ سمجھ لیا۔ کہ "مسیح موعود کی تشریف آوری کا زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال سے چودہ سو سال بعد یعنی پندرھویں صدی ہجری کا ہے۔ اور آج ۱۳۵۸ھ گزر رہا ہے" حالانکہ کسی چیز کی مماثلت کیلئے دونوں کا ہو بہو ہونا ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کسی زمانہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے مداح انہیں شیر پنجاب کہا کرتے تھے کیا اس وقت مولوی صاحب میں وہ تمام باتیں پائی جاتی تھیں۔ جو شیر میں ہوتی ہیں۔ مثلاً تیز اور لمبے ناخنوں والے پنجے۔ چار ٹانگیں۔ اور لمبی دم وغیرہ۔ اگر نہیں۔ تو پھر ان کا یہ مطالبہ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد چودہ سو سال گزرنے پر آئے تھے

اسی طرح مسیح موعود کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پورے چودہ سو سال گزرنے کے بعد آنا چاہیئے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد جو ضرورت حضرت مسیح کے آنے کی پیدا ہوگئی تھی۔ وہی ضرورت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پیدا ہو چکی ہے یا نہیں۔ اگر ہو چکی ہے تو مسیح موعود کا آنا بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ضرورت پیدا ہو جانے کے بعد اس لئے مسیح موعود کو مبعوث نہ کیا جائے کہ ابھی چودہ سو سال کا عرصہ نہیں گزرا۔ مسلمانوں نے اگر اپنی بدبختی سے ۱۲ سو سال کے عرصہ میں ہی اپنے آپکو اس حالت میں پہونچا دیا۔ جس میں یہود چودہ سو سال میں پہنچے تھے۔ تو یہ امت محمدیہ پر خدا تعالےٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے عین ضرورت کے وقت دستگیری فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما دیا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اپنے درمیان کے زمانہ کو حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کے درمیان کے زمانہ کے قریب قریب بتایا ہے۔ نہ کہ اس کے بالکل برابر۔ اب یہ شکوہ کا مقام نہیں کہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں مبعوث فرمایا بلکہ ہزار ہزار شکر کرنے کا موقعہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت ہونے کی وجہ سے اس کے اتنا عرصہ گزرنے سے قبل ہی مسیح موعود کو بھیج دیا۔ جتنا عرصہ یہود پر گزرنے کے بعد حضرت مسیح کو بھیجا تھا۔

ہاں اگر مولوی ثناء اللہ کا یہ دعوےٰ ہو۔ کہ ابھی تک مسلمانوں کی وہ حالت نہیں ہوئی جو یہودیوں کی ہو گئی تھی۔ اور جس کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح مبعوث کئے گئے تھے۔ تو بھی بے شک وہ کہہ سکتے ہیں کہ مسیح موعود کے آنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔" لیکن جب وہ بارہا تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ آج کل کے مسلمان یہود کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور یہود کے مثیل بن چکے ہیں۔ حتیٰ کہ "اپنا گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بنی اسرائیل سے بھی آگے بڑھا چکے ہیں" تو پھر مسیح موعود کی بعثت کے متعلق سالوں کا شمار بالکل فضول اور لغو بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت میں جو دلیل پیش فرمائی ہے۔ وہ مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت ہے۔ اور اس بات کا خود مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ "اہلحدیث" ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں بھی انہوں نے یہ سطور شائع کی ہیں۔ کہ

"افسوس صد افسوس ہم مسلمان اور محمدی جھنڈے کے نیچے ہیں۔ مگر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بو تک ہم میں نہیں ہے۔ ترش روئی۔ کج خلقی۔ بد معاملگی۔ سنگدلی۔ فحش گوئی۔ کوچہ گردی آوارہ گردی۔ بے مروتی۔ اور بے دردی ہمارا خاصہ ہے۔"

مسلمانوں کی یہ بلکہ اس سے بھی بدتر حالت متقاضی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسی زمانہ میں ہو۔ اور وہ ہو چکی ہے۔ خوش قسمت ہے جو آپکو قبول کر کے اپنی روحانی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ اور بڑا بے نصیب ہے وہ جو کج بحثی سے نہ صرف خود گمراہی میں بڑھتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا جس سے گلے کی تکلیف کچھ بڑھ گئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

آج بعد نماز جمعہ جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے جلسہ سالانہ کے بعد اپنے اپنے مراکز کو جانے والے مبلغین کو ضروری ہدایات دیں۔ اور موثر پیرایہ میں انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

آج بعد نماز مغرب میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب نے اپنے لڑکے مولوی عبد الجبار صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ اور کئی ایک اصحاب کو مدعو کیا۔

تحریک جدید کے بقایا دار احباب توجہ فرمائیں

سال ششم کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء ہے

تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں ان احباب کو جنہوں نے سال پنجم کا چندہ ادا نہیں کیا معلوم رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۵ر دسمبر ۱۹۳۹ء کے خطبہ جمعہ میں جو کہ الفضل ۲۱ دسمبر میں شائع ہوا ہے فرما چکے ہیں۔ کہ سال پنجم کے چندہ ادا کرنے والے احباب ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کر لیں۔ اگر ان کی مالی حالت اس تاریخ تک ادا کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ تو مزید مہلت حاصل کر لیں۔ اسی طرح وہ احباب جنہوں نے پہلے۔ دوسرے۔ تیسرے اور چوتھے سال میں وعدہ تو کیا مگر کچھ ادا کیا کچھ باقی ہے یا سالم وعدہ باقی ہے۔ یا وعدہ نہیں کیا۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں شامل ہونے کے لئے اس تحریک میں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۰ء تک مہلت دے چکے ہیں۔ کہ وہ ادا کریں۔ یا مزید مہلت لے لیں۔ اگر وہ نہ ادا کریں نہ مہلت لیں۔ نہ معافی حاصل کریں۔ تو ان کے نام ۳۱ مئی کے بعد رجسٹر سے بوجہ مجرم کے کاٹ دیئے جائیں گے۔ جلسہ سالانہ پر بہت سے احباب نے اپنے گزشتہ حسابات کو صاف کرنے کے لئے کہا تھا۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے بقائے ادا کرنے کی طرف فوری توجہ کریں۔ خصوصاً جن کا سال پنجم کا چندہ قابل ادا ہے۔ کیونکہ ان کی میعاد ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بہت قریب ہے۔ نیز تمام جماعتوں اور افراد کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ تحریک جدید سال ششم کے وعدے حضور کے پیش کرنے کی آخری تاریخ بھی ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء ہے۔ جماعتیں اور افراد فوری توجہ کر کے اپنے وعدے کی فارم مکمل کر کے ارسال فرما دیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خریدار اصحاب کو ضروری اطلاع

کئی ایک اصحاب نے لکھا ہے کہ انہیں اخبار نمبر ۲۹۷ مورخہ ۲۷ دسمبر کے بعد ۲ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک کوئی پرچہ نہیں ملا۔ حالانکہ اس اخبار میں صفحہ ۲ پر اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ خلافت جوبلی نمبر کا ٹائٹل چونکہ لاہور میں چھپوانا تھا۔ اس لئے وہاں کے ایک مطبع کے لئے ڈکلریشن لینا پڑا۔ اس کے بعد کرسمس کی چھٹیوں کے بعد ۲ جنوری کو اپنے مطبع کا ڈکلریشن مل سکے گا۔ اس لئے آئندہ اخبار ۲ جنوری کو شائع ہوگا۔ افسوس ہے بعض دوستوں نے اس اعلان کو نہیں پڑھا۔ احباب کو معلوم ہو کہ اخبار نمبر ۲۹۷ کے بعد ۲ جنوری تک صرف جوبلی نمبر شائع ہوا ہے۔ اور ۲ جنوری سے پرچہ باقاعدہ جاری ہے۔

اناطولیہ میں زلزلہ اور سیلاب کی لرزہ خیز تباہ کاریاں

"سخت زلزلوں کے ساتھ ساتھ بعض طغیانیاں بھی متعدد ہیں اور یہ دونوں مل کر دنیا میں تباہی کا باعث بنیں گے"

ہولناک زلزلہ اور دیگر آفات

۲۷ دسمبر اناطولیہ میں ایک ایسا ہولناک زلزلہ آیا - جو ترکی کی تمام تاریخ میں اپنی کوئی نظیر نہیں رکھتا - اگرچہ ہلاک شدگان کی پوری تعداد معلوم نہیں ہو سکی - مگر ترکی کے وزیر داخلہ کے اندازہ کے مطابق قریباً ۴۵ ہزار آدمی مجروح اور ۳۰ ہزار کے قریب ہلاک ہو گئے - ایک ضلع کی ۶۵ ہزار آبادی میں سے ۳۰ فیصدی ہلاک اور ۲۰ فیصدی مجروح ہو گئی - ۱۶ صوبائی شہر اور ۹۰ دیہات پیوند زمین ہو چکے ہیں - کہا جاتا ہے - کہ ساٹھ ہزار مربع میل کا علاقہ زلزلہ کی تباہ کاری سے ہسپتال اور قبرستان بنا ہوا ہے - یہ مصیبت ابھی جاری ہی تھی - کیونکہ ۳ - جنوری تک زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے - جن کی وجہ سے سینکڑوں عمارتیں گر گئیں - کہ سیلاب کی مصیبت نازل ہو گئی - خصوصاً سمرنا - بروسا اور اڈریانوپل کے اضلاع میں دریاؤں کی طغیانی کی وجہ سے بے شمار انسان اور مویشی پانی میں بہہ گئے - اسی سلسلہ میں بعض مقامات پر بجلی گرنے سے بھی بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے - بھونچال کی وجہ سے لاتعداد عمارات کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہیں - اور ہزارہا اشخاص اس شدید سردی اور برف باری میں خانماں برباد ہو چکے ہیں - ابھی زلزلہ اور سیلاب کے ہولناک نقصانات کا صحیح تخمینہ بھی نہیں کیا جا سکا تھا - کہ طوفان کی صورت میں ایک اور عذاب نازل ہو گیا - بحیرہ اسود میں تباہ کن طوفان اٹھا - جس میں کثیر التعداد ترکی جہاز اور کشتیاں غرق ہو گئیں - استنبول کا ایک سٹیمر ترکن جو برطانیہ میں تعمیر ہوا تھا - عملہ سمیت ڈوب گیا ۔

تباہ شدہ دیہات پر سینکڑوں کتوں نے یورش کر رکھی ہے - اور اس امر کا سخت اندیشہ ہے - کہ اس علاقہ میں طاعون کی وبا رونما ہو جائے گی - اس اثنا میں زلزلہ کے جھٹکے برابر محسوس ہو رہے ہیں ۔

مصیبت زدگان کی امداد

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ اناطولیہ کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے حکومت برطانیہ ۲۵ ہزار پونڈ - اور حکومت فرانس پانچ لاکھ فرانک دے گی نیز کابل کی اطلاع ہے - کہ حکومت افغانستان نے پانچسو پونڈ بھیجا ہے - امریکہ - بلغاریہ رومانیہ اور یونان سے بھی ہزاروں پونڈ آئے ہیں - مصر کے برطانوی کمانڈنگ آفیسر نے سو پونڈ بھیجا ہے - علاوہ ازیں بلقان کی ریاستوں نے عمارتی لکڑی اور سامان ارسال کیا ہے - نیز ڈاکٹر اور نرسیں کثیر تعداد میں وہاں بھیجی جا رہی ہیں - ملک معظم - وزیر اعظم برطانیہ اور صدر جمہوریہ فرانس نے صدر جمہوریہ ترکیہ کے نام گہری ہمدردی کا پیغام ارسال کیا ہے - آنریبل سر سکندر حیات خاں نے پنجاب کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ترکوں کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں ۔

زلزلہ کے باعث باشندگان ترکی پر جو مصیبت عظمیٰ نازل ہوئی - یہ بہت ہی دردناک ہے - بالخصوص اس وجہ سے کہ ترکی کی تمام آبادی ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہے - اتنے چھوٹے سے ملک کے سولہ شہروں اور نوے دیہات کا بالکل تباہ ہو جانا - اور ان میں مزید اضافہ ہوتے جانا بہت بڑا نقصان ہے - پھر اس نقصان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے

جب ہم دیکھتے ہیں - کہ یہ جانی اور مالی ضیاع اس وقت ہوا - جب ترکوں کو اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے ایک ایک پیسہ اور ایک ایک جان کی شدید ضرورت ہے - یہی وجہ ہے - کہ اخبارات اسے قیامت خیز زلزلہ قرار دے رہے ہیں - چنانچہ اخبار "زمیندار" نے "ترکی میں قیامت خیز زلزلہ" اور "احسان" نے "ترکی میں قیامت صغریٰ" کے زیر عنوان زلزلہ کی تفصیلات درج کی ہیں - اور "انقلاب" ان الفاظ میں اس زلزلہ کی ہولناکی کا ذکر کرتا ہے - کہ:-

" یہ زلزلہ کسی طرح بھی بہار اور کوئٹہ کے زلزلوں سے کم نہ تھا "

اس میں کوئی شبہ نہیں - کہ حکومت ترکیہ نے بسرعت تمام امدادی کارروائی شروع کر دی ہے - چنانچہ ترکی پارلیمان نے ایک فوری اجلاس منعقد کر کے زلزلہ زدہ رقبوں کی مالی امداد کا فیصلہ کیا - اور اس فیصلہ پر عمل بھی شروع کر دیا - اسی طرح ہزارہا مزدور نعشیں نکالنے پر مقرر کئے گئے ہیں - صدر جمہوریہ غازی عصمت انونو نے زلزلہ زدہ علاقوں کی امداد و اعانت کے لئے ان علاقوں میں تشریف لے جا کر باشندگان کو حکومت کی طرف سے ہر ممکن امداد کا یقین دلایا ہے - مگر یہ زلزلہ جو ہیبت ناک اثر قلوب پر چھوڑ گیا ہے - اس کی یاد ملت ترکیہ کے قلوب سے مدتوں محو نہیں ہو گی - اس زلزلہ کے جھٹکوں کی شدت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے - کہ اٹلی اور انگلستان میں رصدگاہوں کے آلات زلزلہ پیما کو بھی اس سے نقصان پہنچا - ٹیلیفون اور تار کے سلسلے منقطع ہو گئے - سڑکوں اور ریلوے لائنوں کا بھی شدید نقصان ہوا - اس کے ساتھ ہی ایک اور مصیبت یہ نازل ہوئی - کہ سینکڑوں مقامات میں آگ لگ گئی - کیونکہ گیس کے نل پھٹ گئے - اور تیل سے جلنے والے لیمپ چور چور ہو گئے - جن سے بہت سے مقامات میں آگ بھڑک اٹھی ۔

طبقات الارض کے ماہرین یہ غور کرنے میں مصروف ہیں - کہ ترکی میں وہ کونسا پہاڑ ہے - جس کا آتش فشاں دہانہ اس تباہی کا موجب بنا - بعض کے نزدیک یہ پہاڑ ارمینیا میں واقعہ ہے - اور بعض کا خیال ہے - کہ ہمالیہ سے چل کر جو سلسلہ کوہ اناطولیہ کے کوہستان تک پہونچتا ہے - وہ اس تمام مصیبت کی جڑ ہے - کیونکہ وہ اناطولیہ کے سلسلہ کوہستان اور میدان ہائے مرتفع کو ہمالہ کی شاخ بعید قرار دیتے ہیں - اور ان پہاڑوں کی ساخت بھی ظاہر کرتی ہے - کہ وہ کسی وقت آتش فشاں تھے ۔

زلزلہ خیز مادہ کہیں بھڑکا ہو - یہ ایک حقیقت ہے - کہ دنیا پر کوئی تغیر واقعہ نہیں ہو سکتا - جب تک آسمان پر پہلے اس کا فیصلہ نہ ہو چکا ہو - کیونکہ ایک پتہ بھی خدا تعالےٰ کے حکم - اور اس کے اذن کے بغیر نہیں ہل سکتا - خدا تعالےٰ کے فرشتے کہیں فضا میں تغیرات پیدا کر دیتے ہیں - کہیں قلوب میں تغیرات پیدا کر دیتے ہیں - اور کہیں زمینی حرکتوں میں تغیر پیدا کرتے ہیں - اس کے پیش نظر خواہ اناطولیہ کے زلزلہ کی زمینی وجہ کوئی بھی ہو بہر حال یہ زلزلہ اسی وقت آیا - جب آسمان پر اس کا فیصلہ ہو چکا تھا - اور جب آسمان پر پہلے فیصلہ ہوتا - اور زمین پر بعد میں اس کا نفاذ ہوتا ہے - تو ہر عقلمند انسان کا کام ہے - کہ وہ سب سے پہلے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائے اور سوچے - کہ اس کی تہہ میں کونسی الٰہی حکمت کام کر رہی ہے - قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے - یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ قلوب یومئذ واجفۃ ابصارھا خاشعۃ - کہ آخری زمانہ میں زمین زلزلوں کے دھکوں سے لرزہ کھائیگی اور ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئے گا جس سے لوگوں کے دل دھڑکنے لگ جائیں گے اور آنکھیں خوف اور ہیبت کے مارے اوپر کو نہیں اٹھ سکیں گی ۔

اس کے ساتھ جب خدا تعالےٰ کے اس ابدی قانون کو دیکھا جائے۔ کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ تو یہ حقیقت ثابت ہو جاتی ہے کہ آخری زمانہ میں جب ہیبت ناک زلازل آئینگے اس وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہوگا۔

موجودہ زمانہ میں پے درپے دنیا میں خطرناک زلزلے آ رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہی کانگڑہ۔ کوئٹہ اور بہار کے زلازل لوگوں کے دلوں سے فراموش نہیں ہو سکے۔ دیگر ممالک بھی خدا تعالےٰ کی اس قہری تجلی کا بارہا نشانہ بن چکے ہیں۔ اور یہ وہ نشانات ہیں جن کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ اور یہ آپ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ظاہر ہوئے۔ چنانچہ ۹۔۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ لک نری آیات ونھدم ما یعمرون۔ یعنی ہم تیرے لئے اور بہت سے نشانات ظاہر کریں گے۔ اور جو عمارتیں لوگ بنا رہے ہیں۔ انہیں ہم مٹاتے چلے جائیں گے۔ ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا۔ "بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا" ۱۱ اگست ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا "صحن میں ندیاں چلیں گی۔ اور سخت زلزلے آئیں گے"۔ اور اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "سخت زلزلوں کے ساتھ ساتھ بعض طغیانیاں بھی مقدر ہیں۔ اور یہ دونوں مل کر دنیا میں تباہی کا باعث بنیں گے"۔ ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا اردت زمان الزلزلۃ یعنی میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اب دنیا پر زلزلوں کا زمانہ آئے۔ اسی طرح اشعار میں فرمایا ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

یعنی صرف زلزلہ کا عذاب ہی نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کے ساتھ پانی کا سیلاب بھی تباہی مچا دے گا۔ ان پیشگوئیوں کو پیش نظر رکھ کر جب اناطولیہ کے حال کے زلزلہ کو دیکھیں۔ جس کی کسی قدر تفصیلات اوپر درج کی جا چکی ہیں۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ زلزلہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا۔

"خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ میری پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

پھر آپ نے فرمایا:-

"شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ صرف پنجاب کا۔ اور اس نے تمام دنیا کے لئے یہ خبریں دی ہیں۔ نہ صرف پنجاب کے لئے"۔

پس یہ زلزلہ بھی احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اور ہم خلوص دل سے جہاں ملت ترکیہ سے اس مصیبت میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ وہاں ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے اور انہیں توفیق دے۔ کہ وہ خدا کے اس رسول کو قبول کریں۔ جس کی صداقت وہ اپنے زور آور حملوں سے دنیا میں ظاہر کر رہا ہے۔

امتی نبی کا مطلب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۵ جنوری ۱۹۴۰ء کے "الفضل" میں جو مضمون "خلافت اور پاپائیت" مکرمی حضرت مفتی صاحب کا چھپا ہے اس میں ایک غلطی ہے۔ جو فوری اصلاح کے قابل ہے۔ حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں:-

"حضرت موسےٰ علیہ السلام صاحب شریعت اور صاحب کتاب نبی تھے۔ مگر حضرت ہارون کی اپنی نہ کوئی کتاب تھی۔ نہ کوئی شریعت وہ حضرت موسےٰ کی شریعت کے تابع ایک امتی نبی تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نبی تھے ان کو کتاب زبور بھی عطا کی گئی۔ مگر زبور صرف دعاؤں کا ایک مجموعہ ہے۔ احکام و قوانین کے لحاظ سے حضرت داؤد علیہ السلام اور کئی ایک دوسرے نبی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع اور امتی نبی تھے"

چونکہ اس حوالہ میں عقائد احمدیت کے خلاف حضرت ہارون اور حضرت داؤد اور دیگر انبیاء بنی اسرائیل کو امتی نبی کا لقب دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی فوری تصحیح ضروری ہے۔ واضح ہو کہ دنیا میں اب تک ہم احمدی کسی نبی کو امتی نبی نہیں مانتے سوائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور اسی وجہ سے ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دنیا کے تمام انبیاء سے افضل اور ممتاز یقین کرتے ہیں۔ کہ ان کی اتباع کامل سے نبی ہو سکتا ہے۔ اور کسی نبی کی اتباع اور پیروی سے درجہ نبوت دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ حضرت ہارون علیہ السلام براہ راست اور مستقل نبی تھے۔ وہ بے شک شریعت موسوی کے پیرو تھے۔ مگر ان کو نبوت حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت کی پیروی اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی اتباع کی وجہ سے نہیں ملی تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل بے شک شریعت موسوی پر عامل تھے۔ مگر شریعت موسوی پر عامل ہونے کی وجہ سے اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کامل اتباع کی وجہ سے ان کو نبوت نہیں ملی تھی۔ اس لئے وہ امتی نبی نہیں تھے۔ بلکہ نبوت ان کو براہ راست فیضان الٰہی کی وجہ سے ملی تھی۔ فیضان موسوی کی وجہ سے نہیں ملی تھی۔ نہ کوئی نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے ایسا ہوا ہے۔ جس کے فیضان اور کامل اتباع کی وجہ سے کوئی شخص نبی بن سکتا ہو۔ اور یہی آپ کی خصوصیت ہے۔ چونکہ آپ سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آپ کی امت کے سوا کسی اور امت میں کوئی امتی نبی نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔ اس وقت تک دنیا میں ایک ہی نبی ہے۔ جس کی کامل اتباع کی وجہ سے یہ درجہ مل سکتا ہے۔ اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ امتی نبی ایک خاص اصطلاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضع فرمودہ ہے۔ اور اس کے ایک خاص معنی ہیں۔ اور یہ اصطلاح ایک خاص عقیدہ کو ظاہر کرتی ہے۔ اس لئے اس کے معنوں کو دوسری طرف پھیرنا لوگوں کے لئے بڑے فتنہ اور ٹھوکر کا موجب ہوگا۔ لہذا یہ سطور لکھی گئی ہیں تاکہ کوئی شخص غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ امت میں نبی ہونا بالکل اور چیز ہے۔ اور امتی نبی ہونا بالکل الگ معنی رکھتا ہے۔

کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی اور چیف جسٹس آف انڈیا

کانگرسی لیڈروں کی طرف سے حکومت سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ایک کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی قائم کی جائے۔ جو صحیح معنوں میں ملک کی حقیقی نمائندہ ہو۔ اور جسے کلی اختیارات حکومت حاصل ہوں۔ تحفظات وغیرہ اڑا دیئے جائیں۔ موجودہ سنٹرل اسمبلی کو توڑ دیا جائے۔ اور اسی طرح ایگزیکیٹو کونسل کو بھی۔ ان کی مجوزہ اسمبلی میں جس پارٹی کو اکثریت حاصل ہو اسی کو کیبنٹ کی ترتیب کا موقعہ دیا جائے۔ ان کے خیال میں اس قسم کی اسمبلی ایک متفقہ آئین بنانے۔ اور فرقہ وارانہ نیز اقلیتوں کے مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکے گی۔ اس اسمبلی کے انتخاب اور حق رائے دہندگی کی تفاصیل وغیرہ کے متعلق ابھی کانگرسی لیڈروں کی طرف سے کوئی سکیم پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ گاندھی جی نے کہا ہے۔ کہ یہ چیزیں بعد میں آئینی ماہرین کے ذریعہ طے ہوتی رہیں گی۔ فی الحال یہ اصل حکومت کی طرف سے تسلیم ہو جانا چاہیئے۔

ہندوستانی رہنماؤں کا ایک طبقہ اس تجویز کے خلاف ہے۔ بالخصوص مسلم لیگی لیڈر۔ وہ ایسی اسمبلی کو بے فائدہ اور اقتصادی لحاظ سے ملک کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے جس کی آبادی کم و بیش ۳۵ کروڑ ہے۔ اتنی بڑی آبادی کی نمائندہ اسمبلی کے ممبروں کی تعداد کم سے کم ۵۰۰ تو ہونی چاہیئے۔ اور اگر اور سب باتوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو اتنے وسیع پیمانہ پر جو انتخاب ہوں گے۔ ان پر امیدواروں کی طرف سے جو اخراجات ہوں گے۔ وہ بہت زیادہ۔ اور اس غریب ملک پر شدید بار ہوں گے۔ بلکہ یہ بار ناقابل برداشت ہو گا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی ریاستوں کی نمائندگی کا سوال ہے۔ ہندوستان کے کل رقبہ کا قریباً ایک تہائی ہندوستانی ریاستوں کے ماتحت ہے۔ اور اس قدر وسیع رقبہ کو نمائندگی سے محروم کر دینا کسی لحاظ سے بھی موزون نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے بغیر یہ اسمبلی نمائندہ نہیں کہلا سکے گی۔

پھر یہ کہنا کہ یہ اسمبلی کسی متفقہ آئین کو تیار کرنے۔ اور فرقہ وار مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ محض خوش فہمی ہے۔ جب حالت یہ ہے۔ کہ چند ایک لیڈر بھی باہمی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ اور سالہا سال کی کوششوں کے باوجود کوئی متفقہ نظریہ قائم نہیں کر سکے۔ تو یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ساڑھے تین ہزار افراد کوئی متفقہ آئین بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پھر اس میں ایک اور نقص یہ ہو گا کہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے امیدوار اپنی اپنی قوم کی حمایت حاصل کرنیکے لئے لازمی طور پر فرقہ وار مسائل اور مذہبی معاملات کو غیر ضروری اہمیت دے کر اپنے اپنے حلقہ کے لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ جن فرقہ وار مسائل کے حل کے لئے یہ اسمبلی قائم کرنے کی تجویز ہے۔ وہ زیادہ شدت کے ساتھ لوگوں کے سامنے آئیں گے۔ اور فرقہ وارانہ کشیدگی بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور فضاء بہت زیادہ مکدر ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ تاریخی لحاظ سے بھی اس تجویز کی کامیابی موہوم ہے۔ چنانچہ سر مارس گوئر چیف جسٹس آف انڈیا نے ۲۴ دسمبر کو ہندو یونیورسٹی بنارس کے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کرتے ہوئے جو خطبہ پڑھا۔ اس میں تاریخی واقعات کی بناء پر ثابت کیا۔ کہ کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کہا۔ کہ انقلاب فرانس کے بعد وہاں اس قسم کی اسمبلی قائم کی گئی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی اور اس کے بعد پھر ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا پڑی۔ اس ناکامی کی وجہ یہی تھی۔ کہ اس وقت کے مدبرین نے محض نظریات کو پیش نظر رکھا۔ اور حقائق و واقعات کو نظر انداز کر دیا۔ اس کے بعد انیسویں صدی میں پھر فرانس میں اس کا تجربہ کیا گیا۔ مگر اس کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے ہو چکا تھا۔

جرمنی میں پہلے ۱۸۴۸ء میں اور پھر ۱۹۱۹ء میں کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلیاں قائم ہوئیں۔ مگر دونوں بار مختلف الرائے عناصر متفق نہ ہو سکے۔ اس لئے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ روس میں بھی اس کا تجربہ کیا گیا۔ مگر وہ بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ اور بولشویکوں کا یہی عزم تھا۔ کہ اس کو جلد سے جلد ختم کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ اس کے بالمقابل کینیڈا۔ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں جو دستور بنے وہ اب بھی کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ بے شک مختلف اوقات میں ان میں ترامیم ہوتی رہی ہیں۔ مگر بنیادی ترمیم کوئی نہیں۔ اور جن لوگوں کے لئے یہ دستور بنائے گئے تھے۔ ان کا اعتماد اب تک ان کو حاصل ہے۔ ان تینوں ملکوں میں جن جماعتوں نے دستور مرتب کئے وہ چھوٹی چھوٹی جماعتیں تھیں۔ اور تھوڑے تھوڑے ڈیلیگیٹوں پر مشتمل تھیں۔ مگر پھر بھی عوام کی کوئی جماعت ایسی نہ تھی جس نے تعاون سے انکار کیا ہو۔ ڈیلیگیٹوں کی ایسی جماعت کی صورت میں لوگ زیادہ بہتر طریق پر ایک دوسرے کو جاننے لگتے ہیں۔ دوسروں کے قوی اور اپنے کمزور پہلوؤں کو سمجھنے لگتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ایسے کاموں میں حصہ لیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس طرح ایک متحدہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور متفقہ نتائج پیدا کرنے کے لئے مشترکہ خواہش پیدا ہو جاتی ہے یہ ناممکن ہے۔ کہ اسطرح مشترکہ مقاصد کے لئے مل کر کام کرنے کا موقعہ ملے اور غلط فہمیاں دور ہو کر ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا احترام پیدا نہ ہو۔ بہرحال جو لوگ ایسے دستور کے خواہشمند ہیں کہ جس پر ہندوستانیوں کی مہر منظوری ثبت ہو۔ وہ یہ گر یاد رکھیں۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ دستور سازی کا کام بجائے خود اتفاق رائے پیدا کر سکے دوسرا یہ کہ ذاتی تبادلہ خیالات کے بغیر کسی قسم کا اتفاق رائے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور تیسرا یہ کہ پائیدار نتائج حاصل کرنے کے لئے بے حد محنت اور صبر درکار ہے۔

کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کی تجویز دراصل پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی طرف سے ہے پہلے گاندھی جی بھی اس کے خلاف تھے۔ لیکن آخر اس کے حق میں ہو گئے۔ مگر سوائے کانگرس ہائی کمانڈ کے ملک کی کوئی اور جماعت یا مجلس اس کے حق میں نہیں۔ مسلمان اچھوت۔ سکھ لبرل اور متعدد دیگر مجالس اور ادارے اس کی مخالفت کر چکے ہیں۔ حتٰی کہ مسٹر لوبس نے بھی دہلی میں ایک تازہ تقریر میں کہا ہے۔ کہ حقیقی کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی وہ ہوتی ہے جسے قومی حکومت طاقت حاصل کرنے کے بعد قائم کرے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ محکومی کی حالت میں کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کے قیام کی مثال تاریخ آئین میں نظر نہیں آتی ؀

مخلصانہ مبارک باد

جلسہ خلافت جوبلی کی مبارک تقریب پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے جو نکاح ہوئے ہیں۔ ان کی خوشی میں حضرت امیرالمومنین اور حضور کے خاندان کی خدمت میں حضرت ام المومنین کی خدمت میں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں اور جناب میاں محمد عبداللہ خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں طبیہ عجائب گھر کی طرف سے مبارک باد پیش کی جاتی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ایک احمدی نوجوان کو ٹینس کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی

خواجہ افتخار احمد صاحب جو خواجہ محمد شفیع صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول رہتک کے صاحبزادے ہیں اور اسلامیہ کالج لاہور میں ایم۔ اے کلاس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ٹینس کے بہت اچھے کھلاڑی ہیں۔ اور اس وقت ہندوستان کے بہترین کھلاڑیوں کے مقابلہ میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ گذشتہ کرسمس کے دنوں میں کلکتہ میں جو ٹینس کا انٹرنیشنل میچ ہندوستان اور یوگوسلاویہ میں ہوا۔ اس میں انہوں نے یوگوسلاویہ کے کھلاڑی پنشک کو سنگلز میں شکست دی اور ڈبلز میں آپ نے اور آپ کے ساتھی مسٹر ساہنی نے یوگوسلاویہ کے کھلاڑیوں پنگی اور منشک پر نمایاں فتح حاصل کی۔ ایک مشہور ورزشی کھیل میں ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی قابل تعریف ہے۔ جس کے لئے ہم خواجہ محمد شفیع صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں۔

خریداران لاہور کو اطلاع یہ معلوم ہو کر بے حد رنج ہوا۔ کہ گذشتہ دو تین دن سے لاہور میں الفضل وقت پر نہیں پہنچتا رہا۔ یہ در اصل اس شخص کی شرارت کا نتیجہ تھا جس کا کام کراؤن بس سروس کو بنڈل پہنچانا تھا۔ اب اسی بارے میں پورا انتظام

زمینوں کی قیمت میں رعایت کی میعاد ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو ختم ہو جائیگی

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس سال جلسہ خلافت جوبلی کی تقریب پر زمینوں کی قیمت میں خاص رعایت کی گئی تھی۔ جو بعض صورتوں میں تیرہ چودہ فی صدی کے قریب پہنچتی تھی اور کسی صورت میں دس فی صدی سے کم نہ تھی اس رعایت سے بہت سے دوستوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک محلہ دارالرحمت او و دارالیسر اور دارالبرکات میں بعض قطعات خالی ہیں اس لئے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رعایت ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک جاری رہے گی۔ جس کے بعد اصل قیمت بحال کر دی جائیگی پس جو دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کوئی مناسب قطعہ ریزرو کر دیا جائے۔ مگر یہ بات واضح رہنی چاہیئے کہ یہ رعایت صرف ان دوستوں کو دی جائیگی۔ جو ساری قیمت ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک نقد ادا کر دینگے۔ موٹے طور پر شرح قیمت حسب ذیل ہے۔

(۱) دارالرحمت بر لب سڑک کلاں رعایتی شرح فی مرلہ -/۸/۱۷ (۲) دارالرحمت اندرون محلہ بیس فٹ کے رستہ پر رعایتی شرح فی مرلہ -/۸/۱۳ (۳) دارالیسر بر لب سڑک کلاں فی مرلہ -/-/۱۵ (۴) دارالیسر اندرون محلہ بیس فٹ کے رستہ پر فی مرلہ -/-/۱۲ (۵) دارالبرکات فی مرلہ -/-/۲۵ (۶) دارالبرکات قطعات برائے دوکانات متصل ریلوے سٹیشن -/-/۲۶

خاکسار:۔ **میرزا بشیر احمد۔ قادیان**

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد ہوتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آ جاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری ایکبار کھانے سے ۴ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے رعایتی عـــہ۱۳

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) محافظ جنین استقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں پھاپے نکلنا بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس کیلئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ نور الدین رضہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب دواحب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے جو ۱۹۱۱ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لو روپے نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت اور توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا ان دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حضرت حکیم مولوی نور الدین رضو صاحب کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے رعایتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ گکرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ۱۲ رعایتی عمر

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ رعایتی ۸

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بعد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عـــہ رعایتی عہ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے ضرورت مند اصحاب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴ جنوری۔ سٹاک ہالم (سویڈن) کے ساٹھ ہزار مزدوروں نے ایک یوم کی مزدوری فن لینڈ کی امداد کے لئے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے ۳۵ ہزار پونڈ کی رقم جمع ہو جائے گی۔ امریکہ کی طرف سے بھی اسے دس کروڑ ڈالر قرضہ ملنے کی امید ہے۔ جنگ بدستور جاری ہے۔ کل فن طیاروں نے استھونیا کے ایک جزیرہ میں روسیوں کے ہوائی مستقر پر شدید بمباری کی۔ نیز مشین گنوں سے بہت سے روسی ہلاک کر دیئے۔ اور صحیح و سالم واپس آ گئے۔ اطالوی ہوائی جہاز بھی فن لینڈ کی مدد کے لئے پہنچ گئے ہیں۔

برلن ۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل گورنگ نے جرمنی کے جنگی اخراجات کا تمام کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اب ہر قسم کے جنگی اخراجات پر اسی کا کنٹرول ہوگا۔

دہلی ۴ جنوری۔ یہاں یہ عام افواہ ہے کہ لارڈ لنلتھگو اپریل ۱۹۴۰ء میں وائسرائلٹی کے عہدہ سے فارغ ہو رہے ہیں۔ اور کہ آئندہ وائسرائے سر سموئیل ہور ہونگے۔

برلن ۴ جنوری۔ جرمنی کے نازی لیڈروں کی اہم کانفرنس اس امر پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔ کہ اگر برطانیہ اور فرانس سویڈن کی راہ سے فن لینڈ کی فوجی مدد کریں۔ تو جرمنی علی الاعلان روس کی امداد کرے۔

دہلی ۴ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ناگپور کے دورہ کے بعد وائسرائے ہند گاندھی جی کے ساتھ ملاقات کرینگے کہا جاتا ہے کہ یہ اقدام آئینی تعطل کو دور کرنے کے سلسلہ میں ہے۔ ۸ ار جنوری کو ہاؤس آف کامنز میں بھی ہندوستانی مسائل پر بحث ہوگی۔

پیرس ۴ جنوری۔ آج موسم کے بہتر ہونے کی وجہ سے فریقین کے نگران، پیدل اور ہوائی دستے تمام دن مصروف عمل رہے برطانوی جہاز جرمن علاقہ پر اور جرمن طیارے فرانسیسی شہروں پر پرواز کرتے رہے۔

واشنگٹن ۴ جنوری۔ آج امریکن گورنمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی کے صدر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکن پارلیمنٹ کے نئے اجلاس میں سب سے پہلے فن لینڈ کو مالی امداد دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ سوال ہماری فوری توجہ کا مستحق ہے۔ نیز یہ کہ یہ کمیٹی عنقریب میرے ریزولیوشن پر غور کرے گی۔ جس کے رو سے اس رویہ کے پیش نظر جو جاپان نے چین میں امریکہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے جاپان کو اسلحہ۔ لوہا۔ تیل اور دیگر سامان کی برآمد پر پابندی لگا دی جائے گی۔ فن لینڈ کو دس کروڑ ڈالر تک قرضہ دینے کے علاوہ اس کے پچھلے قرضے بھی منسوخ کر دیئے جائیں گے

الہ آباد ۴ جنوری۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق فنانس منسٹر یوپی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر گورنر نے بقایا لگان کی نوں سے وصول کرنے کی کوشش کی۔ تو کانگرس ستیہ آگرہ کی تحریک جاری کر دے گی۔

کانپور ۴ جنوری۔ یہاں حزب انگیزوں کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس نے گذشتہ چار روز میں لیٹر بکسوں کے اندر تیزاب پھینک کر چار ہزار چٹھیاں تلف کر دی ہیں۔ حکام سراغ لگانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۴ جنوری۔ میثاق سعد آباد کے رو سے ایران۔ مصر۔ ترکی۔ افغانستان وغیرہ اسلامی ممالک نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ان سب کی ایک مشترکہ فوج قائم کی جائے۔ جس کا خرچ بھی بحصہ رسدی ہر ملک ادا کرے آج کل سابق شاہ امان اللہ خان طہران میں مقیم ہیں۔ اور عام افواہ ہے کہ انہیں اس فوج کا کمانڈر انچیف بنایا جائے گا۔

پیرس ۴ جنوری۔ موسم میں خوشگوار تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے اڑھائی سو میل تک جرمن علاقہ میں پرواز کی۔ اور جرمن ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوئے پیرس کے مضافات میں پہنچ گئے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں جرمن ہوائی جہازوں نے جو بیس پروازیں کیں۔

لنڈن ۴ جنوری۔ حکومت جرمنی اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ جرمن فوج آئرلینڈ میں اتاری جائے اور وہاں سے آبدوزوں کے ذریعہ ساحل برطانیہ پر حملہ کیا جائے۔

لاہور ۴ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے آمد میں اضافہ اور اخراجات میں تخفیف کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے تجویز کی ہے۔ کہ شادیوں۔ مختلف پیشوں۔ سائیکلوں اور بجلی پر ٹیکس لگایا جائے تفریحات پر ٹیکس اور تمباکو کے لائسنس کی فیس میں اضافہ کیا جائے۔ اس سے تقریباً ۵۰ لاکھ روپیہ کی آمد ہو جائے گی اخراجات میں تخفیف کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ اٹک اور کیمل پور کے سوا تمام انٹرمیڈیٹ کالج بند کر دیئے جائیں۔ شاہ پور کا ڈگری کالج اور پندرہ ہائی سکول بند کر دیئے جائیں سول سروس اور پولیس کی تنخواہیں کم کر دی جائیں۔ نئے ملازموں کے لئے گریڈ کم کر دیئے جائیں۔ افسروں کے گھروں میں سرکاری ٹیلیفون بند کر دیئے جائیں۔ سب ججوں کی تعداد میں پندرہ فی صدی کمی کی جائے اور امرتسر کا میڈیکل سکول بند کر دیا جائے۔

لاہور ۴ جنوری۔ پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں اگرچہ ابھی پونے دو سال کا عرصہ باقی ہے۔ مگر مختلف پارٹیوں کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ کانگرس پارٹی کو ہندو اور سکھ حلقوں کی طرف سے تو اطمینان ہے اس لئے وہ اپنی توجہ مسلم اور ہریجن حلقوں کی طرف مبذول کر رہی ہے۔ پنجاب کانگرس کی پارلیمنٹری سب کمیٹی اپنا پروگرام تیار کرنے میں مصروف ہے۔ ہندو سبھا بھی پوری تیاری کے ساتھ میدان میں آنا چاہتی ہے پارلیمنٹری حلقوں میں اس بات کا چرچا ہے کہ گو قاعدہ کے رو سے انتخابات ۱۹۴۱ء کے آخر میں ہونے چاہئیں۔ مگر یہ امکان بھی ہے کہ ۱۹۴۰ء کے آخر میں ہی ہو جائیں۔ جبکہ برٹش پارلیمنٹ کے انتخابات پانچ سال کے اندر ہی ہو جاتے ہیں۔

پیرس ۴ جنوری۔ ڈچز آف ونڈسر نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ میرے پیرس میں قیام کے دوران میں چھ بار ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر میں ایک بار بھی کسی پناہ گاہ میں نہیں گئی۔ اور خواہ نازی کتنی شدید بمباری کریں میں کبھی چھپونگی نہیں بمباری سے ہلاکت ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی موٹر حادثہ میں ہلاک ہونا۔

شیخوپورہ ۴ جنوری۔ لائل پور۔ شیخوپورہ، ملتان اور منٹگمری کے مذہبی سکھوں کو گورنمنٹ نے زراعت پیشہ قرار دیدیا ہے اور انہیں وہ تمام مراعات حاصل ہونگی۔ جو دوسری زراعت پیشہ اقوام کو ہیں۔

لاہور ۴ جنوری۔ حکومت پنجاب نے سید علی حسین کی نظموں کا مجموعہ بعنوان صدائے درد کو پریس ایمرجنسی ایکٹ کے ماتحت بحق ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔

مردان ۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ افغانستان نے دارالعلوم دیوبند کو ۱۰ ہزار روپیہ عطا کیا ہے

گجرات ۴ جنوری۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کا مقدمہ کل یہاں پیش ہوا۔ ملزم کے وکیل نے کہا۔ کہ پولیس کے رپورٹر پر جرح ختم ہونے کے بعد کوئی دوسرا گواہ استغاثہ پیش ہونا چاہیئے۔ ملزم نے کہا۔ کہ مقدمہ کی طوالت میرے لئے پریشان کن ہے میری بیوی بچے میرے دوستوں کے دست نگر ہو رہے ہیں یا تو مقدمہ جلد ختم کیا جائے اور یا پھر مجھے ضمانت پر رہا کیا جائے۔

چارسدہ ۴ جنوری۔ صوبہ میں یہ افواہ عام ہے کہ سرخ پوشوں پر بعض پابندیاں عائد ہونے والی ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے ان کی فہرستیں تیار ہو رہی ہے

لاہور ۴ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ لاہور آرسنل میں جس قدر فالتو کمبل اور گرم کپڑے ہیں فوجی حکام نے وہ حکومت پنجاب کے لئے وقف کر دیئے ہیں تاکہ وہ قحط زدگان حصار کے لئے خرید لے۔ حصار کے مصیبت زدگان کے لئے ڈاکٹروں کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے اور بہت سے ہیلتھ سنٹر

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی